احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 21 جنوری 2004ء 28 ذیقعد 1424 ہجری-21 صلح 1383ہش جلد 54-89 نمبر 18

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں، لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے رہو۔

اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضاء وقدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو۔ ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔ نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی الٰہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اسے محفوظ نہ رکھے گا تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہوگی۔ نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شئے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانہ الوہیت پر گر پڑے۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرع سے مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں۔ اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفس امارہ کی شوخی کم ہو گئی ہے۔ جیسے اژدہا میں ایک سم قاتل ہے۔ اسی طرح نفس امارہ میں بھی سم قاتل ہوتا ہے اور جس نے اسے پیدا کیا۔ اسی کے پاس اس کا علاج ہے۔

کبھی یہ دعویٰ نہ کرو کہ میں پاک صاف ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (۔) تم اپنے آپ کو مزکی مت کہو۔ وہ خود جانتا ہے کہ تم میں سے متقی کون ہے۔ جب انسان کے نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ اور جیسے ماں بچے کو گود میں پرورش کرتی ہے اسی طرح وہ خدا کی گود میں پرورش پاتا ہے اور یہی حالت ہے کہ خدا تعالیٰ کا نور اس کے دل پر گر کر کل دنیاوی اثروں کو جلا دیتا ہے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر محسوس کرتا ہے، لیکن ایسی حالت میں بھی اسے ہرگز مطمئن نہ ہونا چاہئے کہ اب یہ طاقت مجھ میں مستقل طور پر پیدا ہو گئی ہے اور کبھی ضائع نہ ہوگی۔ جیسے دیوار پر دھوپ ہو تو اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہوتے کہ یہ ہمیشہ ایسی ہی روشن رہے گی۔ اس پر لوگوں نے ایک مثال لکھی ہے کہ دیوار جب دھوپ سے روشن ہوئی تو اس نے آفتاب کو کہا کہ میں بھی تیری طرح روشن ہوں۔ آفتاب نے کہا کہ رات کو جب میں نہ ہوں گا تو پھر تو کہاں سے روشنی لے گی؟ اسی طرح انسان کو جو روشنی عطا ہوتی ہے وہ بھی مستقل نہیں ہوتی، بلکہ عارضی ہوتی ہے اور ہمیشہ اسے اپنے ساتھ رکھنے کے لئے استغفار کی ضرورت ہے۔ انبیاء جو استغفار کرتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ان باتوں سے آگاہ ہوتے ہیں اور ان کو خطرہ لگا رہتا ہے کہ نور کی چادر جو ہمیں عطا کی گئی ہے ایسا نہ ہو کہ وہ چھن جاوے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 96)

خیر طلب کرنے کی جامع دعا

حضرت ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ جامع دعا سکھائی۔

اے اللہ ہم تجھ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے مانگی۔ اور ان تمام باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی۔ تو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ پس تیرے تک دعا کا پہنچانا لازم ہے۔ اور سب قدرت اور طاقت تجھے ہی ہے۔

(جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات حدیث نمبر 3443)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مورخہ 15 جنوری 2004ء نماز ظہر سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل نماز جنازہ حاضر اور غائب پڑھائے۔

جنازہ حاضر مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ۔

☆ مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ منصور احمد صاحب آف جہلم جماعت مورخہ 12 جنوری 2004ء بروز سوموار وفات پاگئیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 73 سال تھی۔ آپ محترم شیخ عبدالحق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ ان کے ایک ماموں مکرم شیخ عبدالواحد صاحب مربی سلسلہ فجی آئی لینڈز، چین اور ایران ہیں۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیٹا مکرم شکیل احمد صاحب اور بیٹی محترمہ منصورہ احمد صاحبہ چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نماز جنازہ غائب

محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب

☆ محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ مورخہ 12 جنوری 2004ء بروز سوموار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئے۔ آپ 13 اپریل 1909ء کو ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم خان فرزند علی خان صاحب جماعت کے معروف خادم تھے۔ محترم شیخ صاحب نے جماعتی خدمات کا آغاز یکم جون 1936ء کو کیا۔ ابتدائی تقرر مدرسۃ البنات میں ہوا اور پھر جامعہ احمدیہ میں پڑھاتے رہے تعلیم الاسلام ہائی سکول اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں طویل خدمات کی توفیق پائی۔ 1969ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو ناظر مال آمد مقرر فرمایا۔ اس کے بعد مئی 2002ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو صدر صدر انجمن احمدیہ مقرر فرمایا۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں ہوئی۔ نہایت منکسر المزاج، مخلص، لگن اور محنت سے خدمت کرنے والے تھے۔ آپ نے تقریباً ستر سال جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں 6 بیٹے چھوڑے۔ اللہ تعالیٰ

باقی صفحہ 7 پر

شمائل احمد

انسانی ہمدردی کا تقاضا

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:

جب حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق پنڈت لیکھرام کی موت واقع ہوئی تو آریہ قوم کی مخالفت اور بھی تیز ہو گئی اور قادیان کے آریوں نے حضرت مسیح موعود کے خلاف ایک اخبار نکالنا شروع کیا جس کا نام شبھ چنتک تھا۔ یہ اخبار جو تین کٹر آریہ سومراج اور اچھر چند اور بھگت رام باہم مل کر نکالتے تھے۔ حضرت مسیح موعود اور جماعت احمدیہ کے خلاف گندے اعتراضوں اور گالیوں اور افتراؤں سے بھرا ہوا ہوتا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے اس پر ایک رسالہ ''قادیان کے آریہ اور ہم'' کے نام سے لکھا اور ان لوگوں کو شرافت اور انصاف کی تلقین کی اور کذب بیانیوں اور افتراء پردازیوں سے باز رہنے کی نصیحت فرمائی مگر ان کی ناپاک روش میں فرق نہ آیا۔ انہی دنوں کے قریب قادیان میں طاعون کی وبا پھوٹی اور حضرت مسیح موعود نے خدا سے علم پا کر پیشگوئی فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے طاعون سے محفوظ رکھے گا اور اسی طرح میرے گھر کے اندر رہنے والے لوگ بھی طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ چنانچہ اس بارے میں خدائی وحی کے الفاظ یہ تھے کہ: (۔)

''یعنی میں جو زمین و آسمان کا خدا ہوں تیری اور تیرے گھر کی چاردیواری کے اندر رہنے والے تمام لوگوں کی طاعون سے حفاظت کروں گا۔''

مگر خدا برا کرے تعصب کا کہ وہ انسان کی آنکھوں پر عداوت کی پٹی باندھ کر اسے اندھا کر دیتا ہے۔ چنانچہ جب اخبار ''شبھ چنتک'' کے ایڈیٹر اور منیجر وغیرہ نے یہ پیشگوئی سنی تو غرور میں آ کر اور جوش عداوت میں اندھے ہو کر اچھر چند منیجر اخبار شبھ چنتک نے کہا ''یہ بھی کوئی پیشگوئی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہوں گا۔'' اس کے چند دن بعد ہی قادیان میں طاعون نے زور پکڑا اور اخبار شبھ چنتک کے سارے رکن اس موذی مرض میں مبتلا ہو گئے۔ اور جب ان میں سے اچھر چند جس نے یہ بڑا بول بولا تھا اور اس کا ساتھی بھگت رام مر گئے اور سومراج ایڈیٹر شبھ چنتک ابھی بیمار پڑا تھا تو اس نے گھبرا کر قادیان کے ایک قابل احمدی حکیم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل مرحوم کو کہلا بھیجا کہ میں بیمار ہوں آپ مہربانی فرما کر میرا علاج کریں۔ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک عریضہ لکھ کر پوچھا کہ سومراج ایڈیٹر شبھ چنتک طاعون سے بیمار ہے اور اس نے مجھ سے علاج کرنے کے لئے درخواست کی ہے حضور کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ حضرت مسیح موعود نے جواب میں فرمایا:۔ آپ علاج ضرور کریں کیونکہ انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے۔ مگر میں آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ یہ شخص بچے گا نہیں۔ چنانچہ بسمل صاحب کے ہمدردانہ علاج کے باوجود سومراج اسی شام گویا اگلے دن مر کر اپنے بدنصیب ساتھیوں سے جاملا۔ (سیرۃ طیبہ ص 131)

نعت سرور کائنات

امامِ ازکیاء خیرالبشر محبوب یزدانی
نہیں ادراک رتبے کا ترے مقدورِ انسانی
خدا کے بعد تجھ سے کوئی افضل ہو نہیں سکتا
ہیں شاہد تیری عظمت پر سبھی آیاتِ قرآنی
خدا ہی کے لئے تیرا تکلم اور تعامل تھا
مرے آقا تری ہر بات تھی تفسیر قرآنی
ترے کردار سے روشن ہوئیں اخلاق کی قدریں
ہوا اقوال سے کشفِ غطائے راز پنہانی
کہوں کیا تھے ترے افکار اور اشغال کے مرکز
خدا طلبی خدا جوئی خدا بینی خدا دانی
عرب کے تیرہ و تاریک دل لوگوں کو تم ہی نے
نکالا قعرِ ظلمت سے بنایا ان کو نورانی
ہوئے ابنائے فارس بھی منور نور سے تیرے
مرے آقا کوئی دیکھے ترے ذروں کی تابانی
اشداء علی الکفار تو اور ہم نوا تیرے
مگر آپس میں رحمت کی بھی تھے تصویر لاثانی
وہ جن کی ضرب سے ٹوٹا غرورِ قیصر و کسریٰ
سکھایا تھا تمہی نے ان کو آئین جہاں بانی
ذلیل و خوار اور ناکام دشمن ہو گئے سارے
تجھے ہر گام پر حاصل ہوئی تائید ربانی
غلاموں کو کیا آزاد لیکن اہل حکمت کو
پسند آئی دل و جاں سے ترے ہی گھر کی دربانی
غلامی تیری خالد کو ہے ہر اعزاز سے پیاری
کہ رتبے میں تری چوکھٹ ہے رشکِ تاجِ سلطانی

خالد ہدایت بھٹی

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حقائق الاشیاء (15)

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

قرآن کریم کے بیان کردہ سائنسی اسرار و رموز

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

مرتبہ: محمد محمود طاہر

کائنات میں ربوبیت کا حیرت انگیز نظام

خطبہ جمعہ فرمودہ 26 جولائی 1996ء میں کائنات میں خدا تعالیٰ کی حیرت انگیز ربوبیت کے نظام کو مثالوں سے واضح کرتے ہوئے حضور انور فرماتے ہیں:-

ربوبیت کا ایسا حیرت انگیز نظام ہے کہ اس کا مختصر تعارف کروانا بھی ممکن نہیں ہے میں نے بارہا اپنی مجالس میں اس تعارف کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے مگر کچھ دیر مضمون کو آگے بڑھا کر بالکل بے طاقت ہو جاتا ہوں- ناممکن ہے کہ وہ شعبے ہی گنوا سکوں اور وہ شعبے جن پر میں نظر ڈالتا ہوں اور میری روح حمد میں ڈوبتی ہے- مگر میرا علم محدود ہے اور اتنا محدود ہے کہ سائنس نے اب تک ان امور پر جو روشنی ڈالی ہے اس کا ایک بہت ہی معمولی حصہ ہے جس کو میں جانتا ہوں اور سائنس اس مضمون میں آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے-

گندے پانی کی جھیل میں خوبصورت پھول

ابھی کچھ عرصہ ہوا ایک جگہ میں نے ایک جھیل پہ جو بہت ہی گندے پانی کی جھیل تھی ایسی کہ اس سے گزرتے ہوئے بدبو آتی تھی اور طبیعت چاہتی تھی کہ جلدی سے جس حد تک ممکن ہو سانس روک کر انسان آگے نکل جائے وہاں میں نے کنول پھولوں کا ملوں کھلتے ہوئے دیکھا ہے اور اتنے خوبصورت پھول تھے ایسا سبزہ تھا ایسی اس پہ شادابی تھی کہ عقل دیکھ کر حیران رہ گئی- اس وقت میں نے سوچا کہ جس گندگی کو ہم حقارت سے دیکھ رہے ہیں اسی گندگی سے تو اللہ حسن نکال رہا ہے اور اس کی ربوبیت کی عجیب شان ہے کہ گندگی کا کوئی پہلو بھی نہ ان پتوں میں جا سکا' نہ ان پھولوں میں ظاہر ہوا- انتہائی بدبودار چیز سے بہت ہی خوشبودار پھول' لہلہاتے ہوئے اور خوشبودار پھول نکلے اور اتنے بڑے اور چوڑے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے جیسے تھالیاں لگائی گئی ہوں' حسن اور رنگ کی تھالیاں لگا دی گئی ہوں اور ان میں خوشبو پیش ہو رہی ہو- میں نے کہا انسان کتنا جاہل ہے گندگی کو بھی تکبر سے دیکھتا ہے اور نہیں جانتا کہ وہ بھی تو گندگی ہی سے نکلا ہے اور گندگی سے نکلی ہوئی چیزیں ہی اس کی بقا کا موجب ہیں-

عجائبات کا سمندر

اب یہ ایک پہلو ہے ربوبیت کا جس کی طرف توجہ پھرتی ہے تو انسان خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے سمندر میں اپنے آپ کو ایک قطرے سے بھی کم سمجھتا ہے یعنی قطرہ دیکھنے والا نہیں کیونکہ اس سمندر میں وہ بھی تو ایک قطرہ ہے جو عجائبات کا ایک سمندر ہے- پس یہ عجیب مضمون ہے کہ جو دیکھنے والا ہے وہ بھی تو اسی قدرتوں کے سمندر کا ایک معمولی سا ذرہ ہے مگر ایسا ذرہ جس پر کوئی دنیا میں محیط نہیں ہو سکتا' خود انسان کا علم انسان نہیں پا سکتا-(-) اللہ تعالیٰ کے علم پر کون ہے جو احاطہ کر سکے- صرف اسی حد تک احاطے کی توفیق ملے گی جس حد تک خدا خود توفیق دے گا اور وہ احاطہ ایک نسبتی احاطہ ہے اور وہ احاطے کے ایسے دائرے ہیں جو دائرہ در دائرہ پھیلتے چلے جاتے ہیں اور انسان سمجھتا ہے کہ میں نے احاطہ کر لیا اور پھر پتہ چلتا ہے کہ احاطہ کہاں کیا تھا- اس احاطے کے اندر سے اور دائرے پھوٹ رہے ہیں جن تک میری رسائی نہیں- آج تک سائنس کسی ایک جستجو میں بھی اور یہ میں بلا مبالغہ پورے یقین کے ساتھ آپ کو بتا رہا ہوں آج تک سائنس کسی ایک جستجو میں بھی یہ نہیں کہہ سکی ہم نے آخری کنارے کو پا لیا ہے- جس کو وہ آخری کنارہ سمجھتے ہیں اس کنارے سے اور کنارے پھوٹ جاتے ہیں جیسے پانی پہ پتھر پھینکیں تو جو پہلی لہر اٹھتی ہے وہ کم دائرے کی ہوتی ہے' تھوڑے دائرے میں محدود ہوتی ہے مگر وہ لہر در لہر در لہر پھیلتی چلی جاتی ہے اور پھر وہ ساری کائنات پر محیط ہو جاتی ہے اور کبھی مٹ نہیں سکتی- اگر اس کا دائرہ محدود نہ ہو جس میں وہ سمٹی پڑی ہے یعنی وہ سمندر تو جو لہر اٹھے گی اگر دوسرے عوامل اس کو ختم کرنے کیلئے مقابل کی کوشش نہ کریں تو اپنی بذات میں جو لہر اٹھتی ہے وہ پھیلتی چلی جائے گی اور اس کے دائرے وسیع تر ہوتے چلے جائیں گے-

لامتناہی کائنات

پس خدا کی کائنات کا یہ علم تو لامتناہی ہے- مگر ہر ذرے کا علم لامتناہی ہے یہ ہے مضمون جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں- کوئی ایک ذرہ بھی ایسا نہیں کائنات کا جس میں آپ خدا کے علم پر محیط ہو سکیں- اور ربوبیت کے تعلق میں جب آپ غور کریں تو وسیع علمی غور اگر نہ بھی کر سکیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے ''انفس'' میں تو دیکھو- دو ہی ذریعے ہیں خدا کو پانے کے یا آفاقی نظر پیدا کرو اور ساری کائنات پر نظر دوڑاؤ یا پھر اپنے نفوس میں سمٹ جاؤ' اپنی ذات میں ڈوبو اور وہاں تلاش کرو کہ تم میں خدا تعالیٰ نے ربوبیت کے کیسے کیسے عظیم الشان راز پنہاں کر دیئے ہیں- ایسے راز ہیں جن کا سلسلہ ختم ہی نہیں ہو سکتا- اگر یہ بھی توفیق نہیں تو یہ تو دیکھو کہ خدا نے روزانہ تمہارے لئے کیا کھانے پینے کا انتظام کیا ہوا ہے اور ہر بندے کیلئے جو زندہ ہے کچھ نہ کچھ اس کی غذا کا انتظام موجود ہی ہے اور ہر پرندے کیلئے موجود ہے ہر چرندے کیلئے موجود ہے-

پرندوں میں خوراک کے حصول کا ادراک

آج صبح جب میں سیر پہ گیا تو ایک چھوٹا سا پرندہ' بہت ہی خوبصورت' گھاس پر کچھ چگ رہا تھا- مجھے تو کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا وہ کیا کھا رہا ہے لیکن اس کی باریک نظر اس کو بتا رہی تھی کہ فلاں جگہ چونچ مارو اور اس کی چونچ ہمیشہ بھری ہوئی نکلتی تھی- اب اس کو سکھایا کس نے- یہ پہلو جو ہے یہ بھی تو عزیز حکیم سے تعلق رکھتا ہے- صرف کھانا رکھ دینا کافی نہیں' کھانے تک پہنچنے کی استطاعت پیدا کرنا بھی تو کام ہے اور ہر وجود کو پتہ ہے کہ میرا کھانا کہاں ہے-(-) وہ جانتا ہے کہاں میں عارضی قرار پکڑوں گا اور کہاں میں نے لوٹ کر جانا ہے- پس آج میں اس پرندے کو دیکھتا دیکھتا ظاہری سیر کو بھول کر ایک اور ہی سیر میں ڈوب گیا- میں نے سوچا کہ اللہ کی شان دیکھو ان سب کو خدا نے علم بخشا ہے اس گھاس میں' اس مٹی میں تمہارے لئے غذا موجود ہے اور کہاں ہے اور کس طرح تم نے حاصل کرنی ہے اور وہ روزانہ صبح اس یقین کے ساتھ نکلتے ہیں- چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان ہر قسم کے جانوروں کی غذا ہم نے اپنے اوپر رکھی ہے تم تو نہیں پیدا کرتے- اے انسان تم کہاں ان کو پال رہے ہو- اور ہر چیز کی غذا موجود ہے ایک چیز کا گند ہے دوسرے کی غذا بن جاتا ہے اور وہی گند صاف اور ستھرا ہو کر ایک اور پاکیزہ غذا کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے-

لکڑ ہارے کی مثال

پس اس پرندے کو دیکھ کر میں نے جب نظر دوڑائی تو ہر قسم کے پرندے اپنے اپنے مقصد کی جستجو میں مصروف دیکھے- کہیں کوئی جس کو لکڑ ہارا کہتے ہیں وہ ٹک ٹک کر کے ایسے درخت جو کھائے ہوئے ہوں' جو اندر سے کھوکھلے ہوں ان کے اوپر چونچیں مارتا اور اندر سے اپنی غذا نکلنے کی انتظار میں ہوتا ہے- اب کس نے اس کی عقل میں یہ بات ڈالی ہے؟ یہ سب ربوبیت کی تو باتیں ہیں- جوں جوں آپ کا علم بڑھتا ہے آپ ہر دفعہ جب کہتے ہیں الحمد للہ (-) تو عجیب شان اور ذوق کے ساتھ آپ کے دل سے بے ساختہ آواز نکلتی ہے سب حمد اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے اور وہ لکڑ ہارا جس کی میں بات کر رہا ہوں اس کو لکڑ ہارا اردو میں کہتے ہیں مگر انگریزی میں وڈ پیکر (Wood Pecker) وہ پرندہ ہے جس کے اوپر مزید تحقیق ہوئی تو مزید خدا کی قدرت کے عجائب سامنے آئے- وڈ پیکر بہت تیزی کے ساتھ چونچ مارتا ہے درخت کے تنوں کے اوپر اور ہم سمجھتے ہیں ٹک ٹک ٹک کی دو چار آوازیں ہیں- سائنس دانوں نے جب بہت ہی حساس کیمروں کے ذریعے جو بہت تیز رفتار تھے اس کی چونچوں کی ٹک ٹک کو دیکھا تو حیران رہ گئے کہ جو ایک ٹک ہے اس کے اندر سینکڑوں بار وہ سر نیچے اترتا ہے اور اس تیزی سے وہ ٹکر مارتا ہے کہ ہماری آنکھ کو ایک یا دو یا تین حرکتیں دکھائی دیتی ہیں مگر تیزی کی وجہ سے وہ حرکتیں مل جاتی ہیں اور ہم سمجھتے ہیں ایک اب اس نے گردن جھکائی اور ایک ٹکر ماری پھر دوسری ٹھوکر ماری تیسری ماری اس کے اندر سینکڑوں دفعہ وہ ٹھوکر مار چکا ہوتا ہے یعنی درخت سے اپنی چونچ ٹکرا چکا ہوتا ہے- اور کیوں کرتا ہے اس لئے کہ اس کو خدا نے یہ علم بخشا ہے کہ ان کھائے ہوئے درختوں کے اندر وہ کیڑے ہیں جو تمہارے لئے بہترین غذا ثابت ہونگے اور جب تک تم ان کو بیدار نہیں کرو گے وہ باہر نہیں نکلیں گے- اور جب تم بار بار اپنی چونچ ٹکراؤ گے تو پھر وہ باہر نکلیں گے اور جب وہ باہر نکلیں گے تو تم اس غذا کو کھا لینا- اب اس کے اندر بھی عجائبات ہیں-

نظریۂ ارتقا اور قدرت الٰہی

Evolution کے ذریعے یعنی ارتقاء کے ذریعے اس پرندے کو کیسے سمجھ آئی کہ تیز رفتار سے میں جب چونچیں ماروں گا تو کیڑے نکلیں گے ورنہ نہیں نکلیں گے- اور کتنے لاکھ سال اس ارتقاء کو چاہئے تھے- اس

سے پہلے وہ کیسے زندہ رہتا تھا- لیکن صرف یہی بات نہیں وہ حرکت اتنی طاقتور ہوتی ہے وہ چونچ اس زور سے لگتی ہے کہ سائنس دان کہتے ہیں کہ دماغ پھٹ جائے اس کا اگر اس کا کوئی خدا تعالیٰ نے دفاع مقرر نہ کیا ہو- پس یہ ایک ہی پرندہ ہے جس کی چونچ اور اس کے دماغ کے درمیان خدا تعالیٰ نے ایک کشن (Cushion) رکھ دیا ہے اور جب وہ چونچ مارتا ہے تو وہ کشن دبتا ہے اور دماغ کو ٹھوکر سے بچالیتا ہے-

اب آپ دیکھیں کہ کیا کوئی بھی ارتقاء کا نظریہ اس مسئلے کو حل کر سکتا ہے- اگر زور کی ٹکر مارنا ان کیڑوں کو نکالنے کیلئے ضروری ہے تو دو چار ٹکروں میں ہی وہ پرندہ پاگل ہو کر مر چکا ہوتا- اور وہ کشن بنانے میں کتنی دیر لگی- اور کون سے ارتقاء کے طبعی تقاضے ہیں جنہوں نے وہ کشن بنایا اس کا Mechanism پیدا کیا- اس پر آپ غور کریں تو یہی ایک پرندہ انسان کی عقل کو حیرت کے سمندر میں ڈبونے کیلئے کافی ہے اور پھر وہ کس طرح جا کر اپنے بچوں کو یہ خوراک دیتا ہے اور روزانہ اسی پہ چل رہا ہے- کس نے اس کو سکھایا کہ تمہاری غذا کہاں کہاں ہے- کوئی بھی ایسا پرندہ نہیں جس کو علم نہ ہو کہ میری غذا کہاں ہے-

جانداروں کا علم خوراک

اور وہ بچہ جو پہلے دن مثلاً گھوڑے کا بچہ پیدا ہوتا ہے یا ہرن کا بچہ پیدا ہوتا ہے یا بکری کا بچہ پیدا ہوتا ہے وہ اٹھتا ہے اور ماں کے تھن کی طرف دوڑتا ہے اور انسان کا یہ حال ہے کہ اسے سکھائیں بھی تو بسا اوقات وہ سیکھ نہیں سکتا- بعض بچوں کو دودھ پلانا بڑی مصیبت بن جاتا ہے- مگر اکثر خدا تعالیٰ کی طرف سے اتنا علم یافتہ ضرور ہوتے ہیں کہ ماں کا دودھ چوسنا ان کو آ جاتا ہے- کیوں آتا ہے؟ کیسے پتہ چلتا ہے کہ یہ میری غذا ہے؟ یہ ساری وہ باتیں ہیں جو جب تک دماغ کے اندر کندہ نہ ہوں اس وقت تک انسان کی اپنے رزق تک رسائی ہو نہیں سکتی- پس رزق کا پیدا ہونا الگ مضمون ہے- یہ علم کہ یہ میرا رزق ہے یہ ایک الگ مضمون ہے- ہر وہ پھل یا پھول جو ہمیں دکھائی دیتا ہے ہمیں علم نہیں کہ اس میں غذا کون سی ہے بڑے لمبے تجربے کے بعد ہمارا علم کچھ بڑھا ہے لیکن ہر جانور کو پتہ ہے کہ فلاں جو پھل ہے میں نے کھایا تو میں اس سے مر جاؤں گا- فلاں پھول کا رس میرے لئے زہر ثابت ہوگا- ہر ایک کو اپنی اپنی غذا کا علم ہے اور کیسے حاصل کرنی ہے؟ کیسے اس تک رسائی ہونی ہے-

لیکن عجیب بات ہے کہ جب اس لکڑ ہارے کے چونچ ٹکرانے کے مضمون پر آپ غور کریں تو آپ کو یہ بھی تو سوچنا چاہئے کہ اس کی چونچوں کے ٹکرانے سے جو قارعہ پیدا ہوتی ہے وہ چھوٹے چھوٹے ایسے کیڑے مکوڑے بھی جو دماغ کے لحاظ سے یا رکھتے ہی نہیں یا نہایت معمولی دماغ رکھتے ہیں وہ بیدار ہو جاتے ہیں وہ سمجھتے ہیں یہ اذن ہے باہر نکلنے کا اور وہ باہر نکل آتے ہیں- مگر انسان کی کیا حالت ہے کتنی دفعہ خدا کی قارعہ اسے جگاتی ہے کیسے بار بار اس کی چھاتی پر خدا کی طرف سے وہ چوٹیں پڑتی ہیں جو اسے جگانے کے لئے اور خدا تعالیٰ کا شعور بیدار کرنے کیلئے بعض دفعہ ایک ابتلا کے طور پر ماری جاتی ہیں- کتنے غم ہیں جو چوٹیں مار جاتے ہیں اور کتنی چوٹیں ہیں جو ہمیں بیدار کرتی ہیں؟ یہ ہے سوال- کیڑے تو اٹھ جاتے ہیں' سونڈیاں اٹھ جاتی ہیں وہ سمجھتی ہیں کہ ہمیں حکم ہے باہر نکلنے کا مگر انسان اپنی جہالت کے قید خانے میں اسی طرح پڑا رہتا ہے اور آئے دن ہمیں بیدار کرنے کیلئے آسمان سے اور زمین سے بھی نشان ظاہر ہوتے چلے جاتے ہیں-

مظاہر قدرت اور خدا کی گواہی

پس اگر ان نشانوں پر ہم غور کریں تو پھر ہماری نماز زندہ ہوگی پھر ہم خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ اے خدا ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو ایک ہے اور تیرے سوا اور کوئی نہیں- جہاں بھی رزق دیکھا تیرا ہی دیکھا ہے- جہاں بھی پناہ پائی تیری ہی پناہ پائی ہے- نہ تیرے سوا کوئی رازق ہے نہ تیری پناہ کے سوا کوئی پناہ ہے- تو ہی ہے جو پالتا ہے تو ہی ہے جو دردوں کو ٹالتا ہے- تیرے سوا کوئی ہے نہیں اور یہ جو "ہے نہیں" کی گواہی ہے یہ وہ گواہی ہے جو ہر روز انسان جھوٹی گواہی دیتا ہے- کیونکہ اگر اس کو یقین ہو کہ خدا ہی ہے اور کائنات میں دیکھتا ہے تو خدا ہی دکھائی دیتا ہے' ساری کائنات کا علم گواہ بن جاتا ہے کہ اللہ ایک ہے اور وہی رازق ہے اور وہی پالنے والا ہے' وہی ہر چیز کی پناہ گاہ ہے پھر بھی جب اپنے لئے پناہیں ڈھونڈتا ہے تو غیر اللہ کے لئے پناہیں ڈھونڈتا ہے- اپنے لئے جب رازق تلاش کرتا ہے تو جھوٹ کو رازق بناتا ہے اور بددیانتی کو رازق بناتا ہے- کسی کا حق تلف کرنے کو رازق بناتا ہے- تو یہ وہ وجہ ہے کہ قسط کا مضمون میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں-

اندرونی انصاف کے بغیر سچی گواہی نہیں ہوسکتی

قسط کے بغیر گواہی سچی ہو ہی نہیں سکتی- پس ایک اندرونی انصاف اپنے اندر پیدا کریں جب تک آپ اپنے نفس کے خلاف گواہی دینے پر تیار نہ ہوں اور پورے یقین اور قوت کے ساتھ ہر روز اپنے نفس کو جھوٹا قرار دینے کی طاقت نہ رکھتے ہوں اس وقت تک آپ کا نفس سچ سیکھ ہی نہیں سکتا- اور یہ تجربے ہر روز بے شمار ہوتے ہیں اور ہرگز یہ ناممکن نہیں ہے کہ ہر نماز میں' ہر تشہد کے وقت جب آپ کہیں "اشھد ان لا الہ الا اللہ" تو آپ واقعتاً بعض باتوں کو ذہن میں رکھ کر یہ کہیں کہ ہاں آج ہم نے ایک اور راز پالیا ہے جو توحید ہی کا راز ہے- آج ہم نے ایک اور راز دریافت کیا وہ بھی توحید کا راز ہے- اور ہر انگلی جو اٹھتی دیکھی اے خدا وہ تیری ہی طرف اٹھتی ہے- یہ وہ گواہی ہے جو تجارب سے حاصل ہوتی ہے' جو مشاہدے سے ملتی ہے اور اس کے سوا اس تشہد کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے- حضرت مسیح موعود جب فرماتے ہیں:-

چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خم دار کا

تو یہ تصور کیوں پیدا ہوا- یہ تصور ایک عارف باللہ کے ذہن میں آ سکتا ہے- اور وہ سارا نظم کا مضمون ہی ایسا ہے جو ذاتی مشاہدے اور عرفان کے بغیر ایک شاعر کے دماغ میں آ ہی نہیں سکتا- ہر بات پر غور کیا اور کہا کہ ہاں اے خدا ہر انگلی تیری طرف اٹھتی دیکھی ہے ہم نے-

چاند کے نور کا اعتراف

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہوگیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا

اب یہ گواہی دیتے وقت بھی دیکھیں کیسی احتیاط برتی جارہی ہے" کچھ کچھ تھا نشاں" اور گواہی سچی ہے- دنیا کے عاشق جب باتیں کرتے ہیں اور چاند کے حوالے سے کریں یا سورج کے حوالے سے تو ایسا مبالغہ کرتے ہیں کہ اپنی گواہی کو خود جھوٹا بنا دیتے ہیں- کہتے ہیں چاند کو دیکھا تو اس میں تو کچھ بھی نہیں تھا' پھیکا پڑ گیا تھا' تیرے اس نور کے سوا کوئی نور ہے ہی نہیں- چاند میں کچھ بھی نہیں تھا- اب دیکھو کتنا بڑا جھوٹ ہے بعض ایسے محبوبوں کی تعریف کر رہے ہیں جو اندھیرے میں دکھائی بھی نہ دیں- ان میں جگنو جتنی روشنی بھی نہیں ہے مگر چاند کو اس کے مقابل پر پھیکا اور بے معنی اور بے حقیقت دکھاتے ہیں- اور حضرت مسیح موعود چاند کے نور کا اعتراف کرتے ہیں- ایک بھی جگہ آپ کے عشق میں مبالغہ نہیں- ایک بھی جگہ آپ کے عشق میں جھوٹ کی ادنیٰ سی بھی آمیزش نہیں ہے- تھا تو سہی" کچھ کچھ تھا نشاں-" ہم نے چاند سے تجھے دیکھا میرے آقا لیکن اس کے نور میں کچھ معمولی سی جھلک تھی تیری روشنی کی' اس روشنی نے ہمیں تیرا دیوانہ بنایا اور تیری تلاش میں چاند سے پرے نکل کھڑے ہوئے- یہ وہ مضمون ہے جو اس ساری نظم کی جان ہے' ہر مصرع کی جان ہے اور ذرے پر غور کیا ان کے خواص پر غور کیا ایک ایسا جہان پایا جو نہ ختم ہونے والا جہان ہے- حضرت مسیح موعود کے کلام سے تعارف حاصل کریں تو پھر بھی آپ کو پتہ چلے گا کہ یہ گواہی کیسے دی جاتی ہے کہ (خدا ایک ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں)

کائنات کی وسعتیں

ہر روز جو آپ کیلئے خدا تعالیٰ نشان دکھاتا ہے اور ہر شخص کے لئے کچھ نہ کچھ نشان خواہ وہ دہریہ بھی ہو ضرور ظاہر ہوتے ہیں اس کو وہ اتفاقات کے حوالے کر دیتا ہے- کہتا ہے اتفاقاً میری جان بچ گئی' اتفاقاً یہ واقعہ ہوگیا- اگر بارش اتنے دن کے بعد نہ ہوتی تو پتہ نہیں کیا ہو جاتا- اس بے وقوف کو علم نہیں کہ ہر چیز کے اندازے ہیں اور پہلے سے مقدر ہیں- ہر چیز ایسے اندازوں پر چلائی جارہی ہے جو اپنے وقت پر ظاہر ہونے والے اندازے ہیں- (-) فرمایا کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو تم سوچ سکتے ہو مگر اس کے خزانے ہمارے پاس ہیں اور "خزائنہ" میں جو تصور ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ لامتناہی لامحدود خزانوں کی بات ہو رہی ہے- (-) اس چیز کو جس کے خزانے ہیں ہم اتارتے ہیں اندازوں کے ساتھ ساتھ اور اندازے میں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ تمہارے اندر وہ ظرف پیدا بھی ہو چکا ہے کہ نہیں کہ ان خزانوں کو استعمال کر سکو- اب جس بچے کے دانت نہ نکلے ہوں اس کے منہ میں آپ اچھا بھنا ہوا مرغا ڈال دیں تو اسے جان سے مارنے والی بات ہوگی- ہر شخص کا اپنا ایک ظرف ہے اس ظرف کے مطابق خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی غذا ضرور بنا رکھی ہے- اور انسان کا بھی ایک ظرف ہے جو بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اس بڑھتے ہوئے ظرف کے مطابق خدا تعالیٰ اپنے خزانے اس پر اتارتا چلا جا رہا ہے- "انا لموسعون" (الذاریات:48) کا یہ مضمون ہے جو ہمیں لامتناہی کائنات پر پھیلا ہوا دکھائی دیتا ہے- آج تک کب وہ دن چڑھا کہ انسان کا دماغ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ چیزوں سے آگے بڑھ گیا ہو- اسے ضرورت ہو کسی چیز کی اپنے دماغ کے نتیجے میں یعنی دماغی صلاحیتوں کے نتیجے میں اس نے کچھ ایسی باتیں دریافت کی ہوں جنہیں وہ عمل میں پورا کرنا چاہتا ہو اور کائنات میں اس کے پاس کا مصالحہ موجود نہ ہو وہ مادہ موجود نہ ہو- ایک بھی دن ایسا نہیں چڑھا- جب انسان اتنے درجہ حرارت پر قابو پانے کے خواب دیکھنے لگا جو اس کی ضرورت بن گیا تھا یعنی لاکھوں درجے کی گرمی کی اس کو ضرورت پیش آ گئی اور کوئی ایسا مادہ نہیں تھا اس کے ہاتھ میں جس مادے سے وہ برتن بنا سکے جس برتن میں وہ اس درجہ حرارت کی چیز کو سنبھالے اور اس پر تجربے کر سکے تو اس کی آنکھیں کھلیں اور خدا نے ایک اور خزانہ اس پر اتارا-

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یعنی خدا تعالیٰ گویا فرما رہا ہے کیونکہ اللہ کے اذن سے ہی یہ خزانے نکلتے ہیں کہ تم مقناطیس کا برتن بناؤ- اور مقناطیس کی قوت سے اس قسم کا مضبوط برتن بناؤ کہ مقناطیس کا برتن جو نہ دکھائی دینے والا ہے اس کے اندر لاکھوں کروڑوں درجہ حرارت کی چیزیں پگھل رہی ہوں اور کھول رہی ہوں اور ایک دوسرے سے عمل دکھا رہی ہوں لیکن وہ گر نہ سکیں کیونکہ مقناطیس کے برتن کو کوئی گرمی پگھلا نہیں سکتی- اور مقناطیس میں یہ طاقت موجود ہے کہ اگر اس کا خول بنایا جائے تو اس خول کے اندر چیز ٹھہر جائے-

اب ہم بھی تو مقناطیس کی طاقت ہی سے یعنی زمین کے مقناطیس کی طاقت سے زمین پر لگے ہوئے ہیں- ساری دنیا جو گھوم رہی ہے ساری کائنات جو ایک دوسرے سے متصل ہے وہ نہ نظر آنے والے ستون جن پر یہ کائنات قائم ہے یہ سب کچھ اس غیر مرئی زمین کی کشش ہی سے تو پیدا ہو رہی ہے یہ طاقت- اور ہم جو کائنات کو اور اتنے درجہ حرارت کے ستاروں کو ہوا میں

باقی صفحہ 6 پر

مسلم سپین کی علمی خدمات اور 49 دانش وروں کا تذکرہ

اسلامی دور کے سپین میں عظیم سائنسدان، ریاضی دان اور تاریخ دان پیدا ہوئے

محمد زکریا ورک صاحب

(قسط سوم آخر)

(۳۹) ابن ظہر (۱۱۶۲ء) آپ اندلس کے سب سے عظیم طبیب تھے جس کی پیدائش اشبیلیہ Seville میں ہوئی۔ اس شہر میں آپ خلیفہ عبدالمومن (۱۱۶۳ء) کے شاہی طبیب تھے آپ کے خاندان میں نسل در نسل طبیب چلے آئے تھے۔ طب میں آپ نے چھ کتابیں تصنیف کیں التریاق اور الاغذیہ دونوں امیر عبدالمومن کے نام سے منسوب تھیں۔ ایک اور کتاب تذکرہ کو آپ نے بیٹے کے نام سے منسوب کیا جو کہ طبیب تھا قرطبہ میں تلامذہ کیلئے آپ نے ایک ضخیم فارما کوپیا تدوین کیا آپ طبیب حاذق تھے جس نے بخار کیلئے ٹھنڈے مشروبات کا استعمال تجویز کیا نیز اچھی صحت کیلئے صاف ہوا ضروری قرار دی۔ طب میں آپ کا علمی شاہکار التیسیر تھی جو تیس اجزاء میں ہے جسے آپ نے اپنے قریبی دوست ابن رشد کی درخواست پر ترتیب دیا التیسیر ایک عرصہ تک یورپ کی جامعات کے نصاب میں شامل تھی۔

(۴۰) ابو بکر ابن طفیل (۱۱۸۵ء) آپ کی پیدائش سپین میں ہوئی مگر وفات مراکش میں۔ آپ کو کتابوں کا از حد شوق تھا اس لئے خلیفہ وقت کے کتب خانے میں تمام کتابوں کا مطالعہ کیا ہوا تھا۔ آپ اپنے دور کے اچھے فزیشن، ریاضی دان تھے مگر فلاسفی کی وجہ سے آپ کے نام کو چار چاند لگے۔ آپ نے اشعار بھی کہے مگر ان کو قلم بند نہ کیا۔ غرناطہ میں آپ قاضی اور وزیر کے عہدہ پر متمکن رہے۔ خلیفہ ابو یعقوب کے آپ شاہی طبیب تھے آپ کا علمی شاہکار حی ابن یقظان ناول ہے جو کہ عربی زبان میں صدیوں سے شائع ہوتا آرہا ہے۔ کنگسٹن کی پبلک لائبریری میں اسکا ایک نسخہ موجود ہے جبکہ اس کے تراجم لاطینی، اسپینش، ڈچ، جرمن، اردو اور رشین میں ہو چکے ہیں۔

(۴۱) نور الدین البطروجی (۱۲۰۴ء) آپ اپنے دور کے نامور اور ممتاز ہیئت دان تھے آپ کی تصنیف کتاب فی الہیئہ کا ترجمہ مشہور مترجم مائیکل سکاٹ نے ۱۲۱۷ء میں ٹولیڈو میں کیا۔ برکلے امریکہ سے اسکا ایک ایڈیشن ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا۔ عبرانی میں اس کا ترجمہ وی آنا سے ۱۵۳۱ء میں شائع ہوا۔ البطروجی فلکی مشاہدات کرتے ہوئے انسانی حواس پر زیادہ اعتبار نہ کرتے تھے کیونکہ مشاہدہ کرنے والے اور آسمانی کروں کے درمیان فاصلہ بہت زیادہ تھا۔ کوپرنیکس کے دور تک یورپ کے عالموں پر آپ کے سائنسی نظریات کا گہرا اثر تھا۔ کوپرنیکس نے آپ کا ذکر اپنے علمی شاہکار میں بھی کیا آپ کی دیرپا شہرت کے پیش نظر چاند کا ایک حصہ Mare Nectarus آپ کے نام سے منسوب ہے کتاب فی الہیئہ کا انگلش ترجمہ بمع عربی برنارڈ گولڈ سٹین نے al-bitruji: on principles of astronomy امریکہ سے ۱۹۷۱ء میں شائع کیا۔

(۴۲) ابن رشد (۱۱۹۸ء) آپ سپین کے سب سے بڑے فلاسفر اور شارح اعظم تھے آپ کے خاندان کے افراد نسل در نسل قرطبہ میں قاضی شہرہ چکے تھے۔ قاضی کا عہدہ خلیفہ وقت کے عہدہ کے بعد دوسرے نمبر پر سب سے بڑے رتبہ والا ہوتا تھا۔ چھوٹی عمر میں ہی آپ اشبیلیہ اور قرطبہ میں قاضی مقرر ہوئے نیز خلیفہ ابو یعقوب یوسف کے ذاتی معالج بھی تھے۔ آپ نے ارسطو کی ۳۸ کتابوں کی شرحیں لکھیں اس لئے آپ کو شارح اعظم بھی کہا جاتا ہے۔ یہ شرحیں تین قسم کی تھیں جامع، تخلیص، اور شرح۔ یونیورسٹی آف پیرس میں آپ کی شرحیں نصاب میں شامل تھیں میڈیسن میں آپ کی تصنیف الکلیات کا ترجمہ ۱۲۵۵ء میں اٹلی میں ایک یہودی عالم نے کیا۔ اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے انگلش میں یہ ۱۷۷۸ء میں آکسفورڈ سے عربی متن کے ساتھ شائع ہوئی تھی۔ میڈیسن میں آپ کا عظیم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے آنکھ کے حصہ Retina کا صحیح سائنسی فنکشن بیان کیا۔ چیچک کے بارہ میں بعد تحقیق فرمایا کہ جس شخص کو یہ ایک بار ہو جائے دوبارہ نہیں ہوتی۔ میڈیسن میں آپ نے سولہ کتب تحریر کیں۔ زندگی کے آخری سالوں میں علماء وقت کے اکسانے پر آپ کو زندیق قرار دیا گیا مگر خلیفہ نے ۱۱۹۵ء میں بحال کر دیا۔ تاہم تین سال بعد رحلت کر گئے۔ مشہور فرنچ عالم ارنسٹ رینان Renan نے ۱۸۵۲ء میں آپ کی سوانح پر مبسوط کتاب شائع کی جس کا ایک نسخہ کنگسٹن یونیورسٹی کی شافر لائبریری میں بھی موجود ہے۔

(۴۳) موسیٰ ابن میمون (۱۲۰۴ء) آپ قرطبہ میں پیدا ہوئے مگر تیرہ سال کی عمر میں مراکش، فلسطین، کے سفر کے بعد قاہرہ میں ۱۱۵۵ء میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آپ اسلامی سپین کے سب سے مشہور یہودی فزیشن اور عالم بے بدل تھے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کے آپ ذاتی معالج تھے۔ آپ کا علمی شاہکار دلالۃ الحیرین ہے۔

(۴۴) ابن العربی (۱۲۴۰ء) آپ کی پیدائش مرسیا کے شہر میں ہوئی۔ تعلیم سپین اور نارتھ افریقہ میں حاصل کی۔ ۱۲۰۱ء میں حج کیلئے عازم سفر ہوئے اور پھر باقی کی زندگی بغداد اور دمشق میں گزار دی۔ آپ عہد وسطیٰ کے سب سے عظیم صوفی عالم تھے آپ نے ۲۵۱ کتب تصنیف کیں۔ اپنے مشہور سفر نامے ترتیب الرحلہ میں آپ نے جن ممتاز اہل علم سے سفر کے دوران ملاقات کی اس کا ذکر کیا ہے۔ آپ کو شیخ الاکبر کا لقب دیا گیا۔ آپ کی قابل ذکر تصنیفات فتوحات مکیہ، ترجمان الاشواق (عشقیہ نظمیں) دیوان الاکبر (صوفیانہ نظمیں) ہیں۔ اب تک صرف ۷۱ کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ ۳۳ کتب پر علماء اور دانشوروں نے تنقید و حاشیے لکھے ہیں۔ ۱۶ کے تراجم مختلف زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ آپ کی تحریروں اور نظریات نے قرون وسطیٰ کے بہت سے مسلم اور یورپین سکالرز کو انسپائر کیا۔ آپ کا مزار دمشق کی ایک مسجد میں ہے۔

(۴۵) ابن بیطار (۱۲۷۰ء) آپ کی پیدائش ملاگا کی بندرگاہ والے شہر میں ہوئی آپ قرون وسطیٰ کے سب سے مشہور فارماسسٹ اور ماہر نباتات تھے۔ آپ نے نباتات کا علم ذاتی مشاہدات اور تجربات سے حاصل کیا۔ ۱۲۱۹ء میں آپ نے سپین سے عرب، شام، عراق کی طرف سفر کیا تا پودوں کے نمونے اکٹھے کر سکیں آپ کے شاگردوں میں سے ایک مشہور شاگرد ابن ابی اصیبعہ تھے جس نے ۶۰۰ مسلمان اطباء کی سوانح کی ڈکشنری تیار کی۔ آپ کی کتاب الجامع المفردہ الادویہ الاغذیہ (قاہرہ ۱۲۹۱ء) میں ۱۴۰۰ سے زیادہ ادویاء اور مفید غذاؤں کے حروف تہجی سے ترتیب دیا گیا ہے۔ کتاب میں ۱۵۰ لاطینی اور مسلم سکالرز اطباء کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز ان کی تصنیفات میں موجود غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس کا ترجمہ ۱۷۵۸ء میں اٹلی سے شائع ہوا۔ بلاشبہ یہ عربی زبان میں سب سے مستند کتاب ہے۔

(۴۶) ابن البناء (۱۳۲۱ء) آپ غرناطہ کے رہنے والے تھے آپ نے فیض (مراکش) میں طلباء کو ریاضی، الجبراء، اسٹرانومی کی تعلیم دی۔ آپ نے ۸۲ کتابیں تصنیف کیں جن میں قابل ذکر اقلیدس کا تعارف، الجبرا پر کتاب، علم ہیئت پر کتاب الانواع، اور منہاج قابل ذکر ہیں۔ اصطرلاب پر بھی ایک مقالہ لکھا جسکا نام صفیحہ شکزیہ تھا۔

(۴۷) ابن خلدون (۱۴۰۶ء) آپ دنیا کے عظیم مورخین میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ آپ تونس میں پیدا ہوئے مگر زندگی کا زیادہ حصہ غرناطہ میں گزرا۔ ایک دفعہ آپ سفیر کے طور اشبیلیہ بھی گئے جہاں عیسائی حکومت تھی۔ تاریخ عالم پر آپ نے کتاب العبار لکھنی شروع کی اور اسکا مقدمہ ۱۳۷۷ء میں مکمل کیا اسکے بعد تونس واپس تشریف لے آئے اور کتاب کو مصر میں مکمل کیا جہاں آپ جامعہ الازہر میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ ۱۳۸۷ء میں حج کا فریضہ ادا کیا اور ۱۴۰۱ء میں تیمور لنگ سے دمشق میں ملاقات کی۔ آپ کو سوشیالوجی کے علم کا ابو الآباء تسلیم کیا جاتا ہے۔ مقدمہ کا شمار دنیا کی عظیم کتب میں کیا جاتا ہے

(۴۸) لسان الدین ابن الخطیب (۱۳۷۴ء) آپ چودھویں صدی کی سب سے عظیم ادبی شخصیت تھے۔ آپ نے علم تاریخ، جغرافیہ، طب، اور فلاسفی پر ساٹھ کتابیں لکھیں۔ ایک بائیو گرافیکل ڈکشنری بھی لکھی، اور ایک نظم (ارجوزہ) میں اسلامی سپین کی تاریخ بیان کی۔ غرناطہ کی تاریخ پر آپ کی کتاب الاحاطہ فی تاریخ الغرناطہ ۱۳۱۹ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی تھی۔ آپ کو ذو الوزارتین کا لقب دیا گیا یعنی دو قسم کا وزیر ایک تو سیاسی اور دوسرا قلم کا۔ میڈیسن میں آپ کی کتاب الیوسفی (دو جلدوں میں) ہے۔ یورپ میں چودھویں صدی میں طاعون نے بہت تباہی مچائی۔ لوگ خیال کرتے تھے کہ طاعون (سیاہ موت) خدا کا عذاب تھا مگر آپ نے طاعون پر مقالہ لکھا اور عیسائی اعتقادات کے خلاف بیان کیا کہ یہ ایک contagious disease ہے جو ایک شخص سے دوسرے تک کپڑوں، برتنوں اور کان کی بالیوں کے ذریعہ پھیل جاتی ہے۔ آپ اندلس کے آخری سکالر، مصنف اور ادیب تھے۔

(۴۹) ابو الحسن القلصادی (۱۴۸۶ء) آپ سپین میں پیدا ہوئے مگر وفات تونس میں ہوئی۔ آپ علم ریاضی اور الجبرا کے ماہر تسلیم کئے جاتے تھے جس کی کتابیں ایک عرصہ تک نارتھ افریقہ کے سکولوں کے نصاب میں شامل تھیں۔ آپ اندلس کے آخری ریاضی دان تھے۔ الارجوزہ الیاسمینیا میں آپ نے الجبرا کے اصول نظم میں بیان کئے۔ مشہور ریاضیدان

ابن البناء کی کتاب عمل الحساب کی تلخیص لکھی۔ التبصرہ فی علم الحساب اور کشف الجلباب عن علم الحساب ریاضی پر آپ کی دو کتابیں ہیں۔ آپ نے الجبرا میں عربی کے حروف کو استعمال کیا جیسے و (جمع کیلئے) الی (منفی) فی (ضرب) اور علی (تقسیم)۔

حاصل مطالعہ

ان 49 دانشوروں کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی سپین نے اپنے دور حکومت میں زبردست سائنسدان، فزے سسٹ، اسٹرانومرز، ریاضیدان، تاریخدان، اور جیوگرافرز پیدا کئے۔ سائنس اور ادب اور علوم کی دوسری شاخوں کو اندلس میں خوب ترقی ملی۔ اس کا اضافی فائدہ یہ ہوا کہ ٹیکنالوجی کو بھی بہت ترقی ملی۔

اس مضمون میں جن کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کی تعداد ۸۵ بنتی ہے۔ جن علماء اور دانشوروں کا ذکر کیا گیا ہے انہوں نے کتابیں لکھیں بعض نے تراجم کئے۔ بعض نے زیجیں تیار کیں۔ بعض نے اصطرلاب پر مقالہ جات لکھے۔ بعض نے گرائمر کی کتابیں لکھیں۔ بعض نے کیلنڈر پر مقالہ جات لکھے۔ بعض نے لغات تیار کیں، بعض نے ارسطو کی کتابوں پر شرحیں لکھیں اور بعض نے اندلس کی تاریخ پر کتابیں لکھیں۔

ان علمی کوششوں کا نتیجہ ٹیکنالوجی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ مثلاً اندلس میں کاغذ دسویں صدی میں بننا شروع ہو گیا تھا۔ یورپ میں کاغذ بنانے کی ملیں سب سے پہلے اندلس میں لگی تھیں۔ وہ لوگ جو کاغذ بناتے تھے ان کے نام کے ساتھ الورق کا نام لگا ہوتا تھا۔ پہلی مل شتیبہ کے شہر میں لگی تھی اس لئے یہاں کے کاغذ کو شیٹی کہا جاتا تھا۔ جب پرنٹنگ پریس ایجاد ہوئی تو کاغذ دستیاب ہونے سے کتابیں جلد از جلد شائع ہونے لگیں۔ فی الحقیقت یورپ کو اندلس کا سب سے مفید اور پائیدار تحفہ کاغذ ہی تھا۔

اندلس میں وزن کرنے کیلئے میزان اور بٹے بھی بنائے جاتے تھے جو مراکش کو برآمد کئے جاتے تھے۔ فرانس کی مکمل کپڑوں کی مصنوعات اندلس سے درآمد ہوتی تھیں۔ پانی کی قلت کے پیش نظر Hydraulic devices بنائی گئیں۔ پانی پہاڑوں سے lead pipes کے ذریعہ لایا جاتا تھا۔ قرطبہ کے ہر گھر میں پانی کے فوارے ہوتے تھے۔ خلیفہ عبدالرحمٰن سوم نے وادی الکبیر دریا سے ۹۴۰ء میں نہر نکلوائی جس کے ذریعہ قرطبہ میں پانی وافر مقدار میں پایا جاتا تھا۔ قرطبہ کی جامع مسجد میں پانی ہمیشہ مہیا ہوتا تھا۔ پانی زیادہ ہونے سے زیتون کے تیل کی فصل بھی زیادہ سے زیادہ اگنے لگی۔

اشبیلیہ ریشم اگانے اور ریشم سے بننے والی مصنوعات کا سینٹر تھا۔ اندلس کے تین ہزار گاؤں اور قریوں میں ریشم اگایا جاتا تھا۔ اندلس میں ٹیکسٹائل کا کام بھی عام تھا۔ اس کیلئے ملاگا، المیریا کے شہر مشہور تھے جہاں ریشم کے لباس تیار کئے جاتے تھے جن پر عربی حروف لکھے ہوتے تھے ایسے کپڑے کا نام تیراز تھا۔ اس کپڑے سے خلیفہ وقت، سرکاری اہل کاروں، افسروں اور ملٹری کے جرنیلوں کے لباس فاخرانہ تیار کئے جاتے تھے۔

گلاس انڈسٹری بارسلونا کے شہر میں عروج پر تھی۔ شیشے کی خاص قسم (کرسٹل crystal) قرطبہ میں ایجاد ہوا تھا۔ بالنسیا کا شہر مٹی کے برتنوں کے لئے مشہور تھا۔ طلیطلہ کا شہر تلواروں کیلئے مشہور تھا۔ ملاگا میں قیمتی پتھر (روبی) نکالے جاتے تھے۔ جیان میں سونے اور چاندی کی کانیں تھیں۔ چمڑے کی انڈسٹری نے بھی سپین میں خوب ترقی کی قرطبہ کے بنے ہوئے چمڑے کو یورپ میں cordwain کہتے تھے۔ ہاتھی کے دانتوں پر عربی حروف لکھنے کا بھی رواج تھا۔ قرطبہ میں school of ivory-carvers تھا۔ ۹۶۴ء میں خلیفہ الحکم کا تابوت ہاتھی کے دانت سے بنایا گیا تھا یہ ابھی تک میڈرڈ کے Museo Arqueologico میں نمائش کیلئے رکھا ہوا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

معلق دیکھ رہے ہیں جس درجہ حرارت کا تصور باندھنا بھی ممکن نہیں۔ اور جب میں یہ کہتا ہوں تو ایک درست بات کہہ رہا ہوں سائنس دان کو اس دنیا میں جتنی درجہ حرارت کی ضرورت پیش آتی ہے وہ تو اس درجہ حرارت کے مقابل پر کچھ بھی نہیں ہے جو ایک سمٹتے ہوئے ستارے سے پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنی تمام گرمی اور تپش کے باوجود وہ فضا میں اسی طرح معلق ہے جس طرح باقی ستارے معلق ہیں۔ کون سا برتن ہے جس نے اسے تھاما ہوا ہے۔ کون سے ستون ہے جسے آپ دیکھ رہے ہیں کہ انہوں نے اٹھایا ہوا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے انسان کی نظر اس طرف پھیر دی کہ کوئی ممکن ہی نہیں تمہارے لئے کہ تم اپنے شعور کو کسی ایسی چیز کیلئے بیدار کرو جو ہم نے تمہیں اصل میں سکھائی ہے لیکن تمہیں علم نہیں کہ کون سکھا رہا ہے اور پھر تمہیں مناسب حال برتن نہ ملیں' مناسب حال اوزار نہ ملیں۔ تمام مناسب حال برتن' تمام مناسب حال اوزار اسی دنیا میں موجود پاؤ گے اور ہم ان کی طرف تمہاری نشاندہی کریں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 ستمبر 1996ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35660 میں محمد اشرف رندھاوا ولد بشیر احمد رندھاوا قوم رندھاوا پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیول کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5400 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اشرف رندھاوا ولد بشیر احمد رندھاوا نیول کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 محمد رفیق احمد نسیم ولد محمد انور ماڑی پور کراچی گواہ شد نمبر 2 ارشد احمد محمود وصیت نمبر 25546

مسل نمبر 35661 میں نسرین اختر زوجہ محمد اشرف مدندھاوا قوم ورک پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیول کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/36000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/18000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نسرین اختر زوجہ محمد اشرف رندھاوا فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 محمد رفیق احمد نسیم وصیت نمبر 29236 گواہ شد نمبر 2 ارشد احمد محمود وصیت نمبر 25546

مسل نمبر 35662 میں ملک نوشیروان خان ولد ملک میر احمد خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک نوشیروان خان ولد ملک میر احمد خان نیو ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق مغل وصیت نمبر 16440 گواہ شد نمبر 2 عبدالباری قیوم شاہد وصیت نمبر 16461

مسل نمبر 35663 میں ہارون احمد ولد شیخ محمد ادریس قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلفٹن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5300 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ھارون احمد ولد شیخ محمد ادریس کلفٹن کراچی گواہ شد نمبر 1 سید محمد شاہ ولد سید غلام شاہ صدر کراچی گواہ شد نمبر 2 ارفاق احمد ولد محمد حسین صاحب کراچی

مسل نمبر 35664 میں ناصر احمد قریشی ولد رشید احمد قریشی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھٹائی کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ناصر احمد قریشی ولد رشید احمد قریشی بھٹائی کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد جچہ ولد بشیر احمد جچہ بھٹائی کالونی کراچی گواہ شد نمبر 2 فواد احمد شاد ولد محمد احمد شاد بھٹائی کالونی کراچی

مسل نمبر 35665 میں درثمین نصرت بنت ڈاکٹر

عطاء الرحمن چیمہ قوم جاٹ چیمہ پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاہلی موہری ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ درثمین نصرت بنت ڈاکٹر عطاء الرحمن چیمہ ٹاہلی موہری ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 چوہدری مظفر منیر احمد وصیت نمبر 21067 گواہ شد نمبر 2 جاوید احمد راشد ولد حمید احمد ٹاہلی موہری ضلع راولپنڈی

مسل نمبر 35666 میں سعد اللہ بشیر ولد بریگیڈیئر (ر) بشیر احمد قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سعد اللہ بشیر ولد بریگیڈیئر (ر) بشیر احمد راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 جاوید احمد ولد چوہدری حمید احمد ٹاہلی موری ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 میجر (ر) عظمت جاوید ملک ولد ایوب احمد ملک راولپنڈی

مسل نمبر 35667 میں عائشہ بشیر زوجہ بریگیڈیئر (ر) بشیر احمد قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چھاؤنی راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد کوٹھی رقبہ ایک کنال واقع گلبرگ فیسر کالونی لاہور مالیتی -/3000000 روپے۔ طلائی چوڑیاں وزنی 6 تولے مالیتی -/40000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عائشہ بشیر زوجہ بریگیڈیئر (ر) بشیر احمد راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 جاوید احمد ولد چوہدری حمید احمد راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 میجر (ر) عظمت جاوید ملک ولد ایوب احمد ملک راولپنڈی

مسل نمبر 35668 میں کوثر ضیاء زوجہ ضیاء السلام قریشی قوم آرائیں پیشہ سرکاری ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکلالہ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کار سوزوکی مالیتی -/170000 روپے۔ پلاٹ رقبہ 7 مرلے واقع نزد ائیر پورٹ سوسائٹی مالیتی -/220000 روپے۔ نقد رقم -/50000 روپے (قرض دی ہوئی ہے) حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ کوثر ضیاء زوجہ ضیاء اللہ قریشی چکلالہ راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد اقبال ولد چوہدری عبدالرحمن چکلالہ راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 سید انور احمد شاہ ولد سید فضل احمد شاہ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

مسل نمبر 35669 میں شاہدہ شیبا زوجہ دبیر احمد پیر قوم مغل پیشہ ٹیچر عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/100000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شاہدہ شیبا زوجہ دبیر احمد پیر کھاریاں ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 راجہ ظہور احمد ولد راجہ غلام مصطفیٰ نصیرہ کھاریاں ضلع گجرات گواہ شد نمبر 2 سید صغیر حسین شاہ ولد سید عزیز حسین شاہ نصیرہ کھاریاں ضلع گجرات

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

☼ مکرم عبداللطیف احمد صاحب بریڈفورڈ (سابق امیر خیر پور۔ سکھر) لکھتے ہیں خاکسار کے داماد مکرم محمد الطاف صاحب ابن مکرم محمد نواز صاحب مومن و مکرمہ امۃ الرحمن طیبہ صاحبہ کی ناروے میں المناک وفات پر احباب جماعت ناروے، لندن اور بریڈفورڈ نے ہمارے غم میں شریک ہو کر ہمدردی اور تعاون کیا۔ اسی طرح بہت سے مرحوم کے دوستوں نے ناروے اور جرمنی سے لندن آ کر جنازہ میں شرکت کی۔ بہت سے دوستوں نے فون کر کے تعزیت کی۔ خاکسار تمام دوستوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

☼ مکرم عبدالحمید جاوید صاحب ٹنڈو غلام علی ضلع بدین لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار کی بیٹی مکرمہ شہلا صاحبہ اہلیہ مکرم محمد آصف طاہر صاحب مربی سلسلہ نارتھ کراچی بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی مکمل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

☼ مکرم امتیاز احمد خاں آف حیات آباد پشاور حال امریکہ کے والد محترم صوبیدار عبدالغفور خاں صاحب ٹوپی صوابی کو دل کا اٹیک ہوا ہے۔ جرمنی میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☼ مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ایک طویل عرصہ سے فالج کی وجہ سے بیمار ہیں احباب سے ان کی جلد تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☼ مکرم احمد الدین صاحب دفتر انصار اللہ پاکستان لکھتے ہیں۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم منور احمد صاحب آصف ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے جرمنی کے ہسپتال کے سی سی یو میں داخل ہیں اور ہوش میں نہیں ہیں۔ احباب سے مکمل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

☼ مکرم مجید احمد خان صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ زاہدہ خان صاحبہ زوجہ مکرم مبشر احمد خان صاحب ناصر آباد شرقی کو بائیں ٹانگ کے گھٹنے میں شدید درد ہے۔ بعض دفعہ گھٹنے میں سوزش بھی ہو جاتی ہے۔ آجکل فیصل آباد کے ایک جراح کے زیر علاج ہیں۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 1

مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ مکرم مولانا محمد سعید انصاری صاحب

(سابق مربی) انڈونیشیا، ملیشیا، سنگاپور) سلسلہ کے بزرگ دیرینہ خادم مکرم مولانا محمد سعید انصاری صاحب مورخہ 9 جنوری 2004ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ انڈونیشیا، ملیشیا اور سنگاپور میں مربی سلسلہ کے فرائض انجام دیئے ہیں۔ ریٹائرمنٹ سے قبل آپ جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاد خدمت سر انجام دے رہے تھے۔ مرحوم مکرم نسیم باجوہ صاحب مربی سلسلہ کے خسر تھے۔

تین ابتدائی درویشان قادیان کی وفات

☼ قادیان کے جلسہ سالانہ 2003ء کے بعد تین ابتدائی درویشان، قادیان میں وفات پا گئے ہیں۔

(1) مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی

(2) مکرم صوفی غلام محمد صاحب

(3) مکرم نذیر احمد صاحب ننگلی

ان تینوں مرحومین نے زمانہ درویشی میں ہر قسم کے نامساعد اور کٹھن حالات کے باوجود نہایت وفا اور اخلاص کے ساتھ گزارا کیا اور آخر وقت تک قادیان کی مقدس سرزمین میں مقیم رہے۔ اللہ ان سے بخشش اور رحمت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کا خود نگہبان ہو۔

☆ مکرمہ کوثر خلیفہ صاحبہ اہلیہ مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر اول کینیڈا بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ آپ کا تعلق کینیڈا کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھا۔ مرحومہ نہایت نیک، غریب پرور، مخلص احمدی اور خلافت سے بے انتہا عشق رکھنے والی خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	21۔جنوری	زوال آفتاب	12:20
بدھ	21۔جنوری	غروب آفتاب	5:34
جمعرات	22-جنوری	طلوع فجر	5:40
جمعرات	22-جنوری	طلوع آفتاب	7:05

پارلیمنٹ کی بالا دستی وزیراعظم ظفراللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کی بالا دستی ہرصورت برقرار رکھی جائے گی۔اختلاف رائے جمہوریت کی روح اور جمہوری اداروں کے استحکام کیلئے ضروری ہے۔ صدرمملکت ایک مدبر اور دوراندیش لیڈر کے طور پر ابھرے ہیں۔صدرمملکت کا خطاب ملک وقوم کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

سندھ کوایک لاکھ ٹن گندم کی فراہمی وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ تمام صوبوں کے مسائل ہمارے ہیں۔سندھ کوایک لاکھ ٹن گندم فراہم کی جائے گی۔

ڈاکٹر قدیرخان کوکلیئرنہیں کیا ایٹمی سائنس دانوں سے پوچھ گچھ ابھی جاری ہے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے بھی سوالات کئے جاچکے ہیں۔دفتر خارجہ کے ترجمان نے بتایا کہ ڈاکٹر قدیر سمیت کسی سائنس دان کوکلیئرنہیں کیا۔مزید پانچ یا چھ سائنس دانوں کوشامل کیا گیا ہے۔کسی ایٹمی سائنس دان کو دوسرے ملک کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔ابھی نہیں کہہ سکتے کیا خرابی ہے۔تفتیش آخری مراحل میں ہے۔ اس میں سی آئی اے شامل نہیں۔وائس آف جرمنی کے مطابق قدیر خان ریسرچ لیبارٹری کے 25اہلکاروں سے پوچھ گچھ جاری ہے۔

ایٹمی ٹیکنالوجی پرسودے بازی نہیں ہوگی

وزیراطلاعات شیخ رشید احمد نے سینٹ کویقین دلایا کہ ایٹمی ٹیکنالوجی پرسودے بازی نہیں ہوگی۔نہ اس کی کسی کواجازت دی جائے گی۔ڈاکٹر قدیر کے گھر چھاپہ نہیں مارا گیا۔اس سلسلے میں چھپنے والی اطلاعات غلط ہیں۔ ایٹمی سائنس دانوں کی ڈی بریفنگ معمول کی کارروائی ہے۔

اسلام کے دشمن نہیں بھارت میں امریکہ کے قائمقام سفیر نے کہا ہے کہ امریکہ اور اسلام کا دشمن نہیں۔امریکہ میں مسلمانوں کی آبادی 2010ء تک 60لاکھ ہو جائے گی۔ یہ عیسائیوں کے بعد دوسرا بڑا مذہبی گروہ بن جائے گا۔ بوسنیا میں مسلمانوں کے تحفظ کیلئے امریکی فوج بھیجی۔ کسووا میں بھی مسلمانوں کو بچایا۔افغانستان میں شریعت کے مطابق سول قانون کی حکومت قائم کی۔عراق میں بھی جمہوری حکومت تشکیل دی جائے گی۔

50 کروڑ بچے غربت کا شکار ترقی پذیر ممالک میں 50 کروڑ بچے غربت کا شکار ہیں۔اور 20 فیصد بچے صاف پانی سے محروم ہیں۔صرف ساؤتھ افریقہ میں تقریباً9 کروڑ بچے بھوک وغربت میں مبتلا ہیں۔یہ بات اقوام متحدہ کے بچوں سے متعلق ذیلی ادارے یونیسف کی ایک رپورٹ میں بتائی گئی ہے۔

کھانے میں نمک کا زیادہ استعمال جاپانی سائنس دانوں نے اپنی گیارہ سالہ تحقیق کے دوران اوسط عمر کے 40ہزار جاپانیوں پر معائنہ کیا جس کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ نمک زیادہ استعمال کرنے والے افراد میں معدے کا کینسر کم نمک کھانے والوں کی نسبت دوگنا زیادہ ہے۔

بحری افواج امریکہ کے پاس تین لاکھ 70ہزار چین کے پاس 2لاکھ 20ہزار اور روس کے پاس ایک لاکھ 71ہزار پانچ سو بحری افواج ہیں۔جبکہ تائیوان کے پاس 62ہزار، جنوبی کوریا 60ہزار، ترکی 54ہزار 6سو بھارت 53ہزار، فرانس 49ہزار 490، شمالی کوریا 46ہزار اور برطانیہ کی بحری افواج 43ہزار 770 ہے۔

سرحدی علاقے میں پرندے جمع ہوگئے

محکمہ جنگلات کے ایک افسر نے بتایا ہے کہ پاک بھارت سیز فائر کے بعد 30ہزار پرندے سرحدی علاقے میں اڑتے دیکھے گئے ہیں۔ پہلے اس علاقے میں گولہ باری اور فائرنگ کے باعث کوئی پرندہ دکھائی نہیں دیتا تھا۔بتایا گیا ہے کہ یہ پرندے سائبیریا سے آئے ہیں اور اس علاقہ میں 4ماہ رہنے کے بعد واپس چلے جائیں گے۔

امریکیوں کے فنگر پرنٹس اپنے ملک میں داخل ہونے والے دیگر ممالک کے شہریوں کے فنگر پرنٹس لینے کے امریکی فیصلے کے جواب میں برازیل کی طرف سے بھی اپنے ملک میں داخل ہونے والے امریکی شہریوں کے فنگر پرنٹس اور تصاویر لینے کے اعلان پر امریکہ نے اظہار افسوس کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم نے پالیسی صرف برازیل پر لاگو نہیں کی جبکہ اس نے صرف امریکہ کو ''سنگل آؤٹ'' کیا۔امتیازی سلوک پر تشویش کا اظہار کرتے رہیں گے۔

چاند کی تحقیق پرچینی پروگرام چین چاند کی تحقیق کے اپنے سائنسی پروگرام پراسی سال عمل شروع کردے گا اس پروگرام کے تحت 2007ء سے پہلے چینی خلائی جہاز کوچاند کے مدار میں پہنچا دیا جائے گا۔اور 2010ء سے پہلے چینی خلائی جہاز چاند پراترے گا۔

ترکی اور اسرائیل کا معاہدہ اسرائیل اور ترکی کے درمیان پانی کے بدلے اسلحہ کی فراہمی کا ایک معاہدہ ہوگیا ہے جس کے تحت اسرائیل سالانہ 5 کروڑ کیوبک میٹر پانی 20برس تک ترکی سے لانے کیلئے ٹینکر جہازوں پرمشتمل بیڑا تیار کرے گا۔ جو تازہ پانی لادکر مشرقی بحیرہ روم کے راستے اسرائیلی بندرگاہوں تک پہنچائے گا۔ترکی اس کے بدلے اسرائیل سے کثیر تعداد میں ٹینک خریدے گا اور فضائیہ کیلئے ٹیکنالوجی بھی حاصل کرے گا۔ یہ معاہدہ ترکی کے وزیرتوانائی ذکی کبکان اور اسرائیلی وزیراعظم شیرون کے درمیان طے پایا ہے۔ ترکی اوراسرائیل کے درمیان 1996ء میں طے پانے والے فوجی تعاون کے معاہدے کے تحت فوجی تعاون پہلے ہی جاری ہے۔

گمشدہ رقم

مکرم جمال الدین شمس صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے تایازاد بھائی سے ایک خطیر رقم دارالعلوم شرقی حلقہ نور سے صدرانجمن احمدیہ کے دفاتر کے درمیان 19جنوری 2004ء کوکسی جگہ گر گئی ہے۔جس کسی کو ملی ہو صدر صاحب عمومی کے دفتر یا کوارٹر نمبر 93صدر انجمن احمدیہ (فون نمبر 214602) میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

الرجی

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ:

''ہر وہ بیماری جس میں خون کا اجتماع کسی خاص عضو کی طرف ہو جائے اور اس کے نتیجہ میں تناؤ، بے چینی، سرخی اوردرد پیدا کرنے والی خارش ہو اس میں ایکیر یکس بہت مفید ہے۔بعض قسم کی الرجیوں میں بھی ایسی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔مثلاً ملیریا کے علاج کے نتیجہ میں ہاتھ پاؤں میں سوزش، سرخی، بے چینی اور سخت تکلیف دہ خارش ہو اور مریض میں ایکیر یکس کی دوسری علامتیں بھی موجود ہوں تو یہ دوا تیر بہدف ثابت ہوتی ہے اور الرجی کو دور کرنے والی کسی اور دوا کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ ایک دو خوراکوں سے ہی اللہ کے فضل سے تکلیف دور ہو جاتی ہے''۔

(صفحہ:30)

احمد باغ سکیم راولپنڈی میں پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔
رابطہ: ڈاکٹر افتخار احمد
فون: 051-2212127
موبائل: 0333-5131261

ربوہ پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
Office:04524-213550 Res:212826
پروپرائٹر: چوہدری عامر گوپے راہ ابن چوہدری بشیر احمد گوپے راہ

25 سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش
لاہور اسلام آباد، کراچی، ڈیفنس کراچی، ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
برانچ-10-حمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210۔موبائل-0300-8458676
چیف ایگزیکٹو۔ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
زاہد اسٹیٹ ایجنسی
ہیڈ آفس۔41 گراؤنڈ فلور۔4 بلاک کمرشل گول پلازہ۔نزد سرکل DHA
فون آفس:-5740192 موبائل-0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

ESTD 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ربوہ
ریلوے روڈ 04524-214750
اقصیٰ روڈ 04524-212515
پروپرائٹر میاں حنیف احمد کامران

ضرورت ہے
ادویات کی سپلائی کے کام میں دلچسپی رکھنے والے میڈیکل ریپس، فیلڈ ورکرز کمیشن ایجنٹس یا سیلز مین جو پاکستان کے کسی بھی علاقے میں ہومیو پیتھک ایلوپیتھک یا یونانی ادویات کی سپلائی اور بکنگ کا کام کرتے ہوں یا اب یہ کام سیکھنا چاہیں وہ معقول معاوضہ پر جزوی (پارٹ ٹائم) یا کل وقتی کام کیلئے درخواستیں صدر صاحب یا قائد صاحب کی تصدیق سے بھجوائیں
فون: 04524-214576
04524-213156
کیور یٹو انٹرنیشنل (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ